ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

دِل کی دُنیا

جہاں میرا ہے تو اپنا بنا لے — تقاضا تھا خدا کا یہ بشر سے
بنایا دل نے پھر اک آسماں اور — بنے تارے جہاں خونِ جگر سے
زمیں بھی اس نے خود اپنی بنائی — دیا پھولوں کو پانی چشمِ تر سے
طرب نے شاخ پر کچھ گُل کھلائے — مگر جڑ ہے ہری غم کے اثر سے
گناہوں نے بھی کی کچھ آبیاری — بنے کالی گھٹا اور اس پہ برسے
گرائے شرمساری نے جو آنسو — درخشاں تر تھے وہ لعل و گہر سے
بنایا مُرغِ جاں نے آشیانہ — لیے تنکے مگر برق و شرر سے
زماں کا اور مکاں کا اس میں کیا دخل — یہ کشور ہے پرے حدِّ نظر سے
جو نُور اس میں ہے عالم میں کہاں ہے — نکلتا یہ نہیں شمس و قمر سے
پرے ہے وقت سے یہ دل کی دُنیا — نہیں یہ آشنا شام و سحر سے

جنھیں کچھ ایسی دُنیا کی خبر ہے
وہ ہیں معلوم ہوتے بے خبر سے